پیغمبر اسلام (ص) اور حضرت امام جعفر الصادق (ع) کے یوم ولادت باسعادت کے موقع پر رہبر معظم انقلاب اسلامی کا بین الاقوامی اسلامی اتحاد کانفرنس می - 24 /Oct/ 2021

پیغمبر اسلام (ص) اور حضرت امام جعفر الصادق (ع) کے یوم ولادت باسعادت کے موقع پر رہبر معظم انقلاب اسلامی نے بین الاقوامی اسلامی اتحاد کانفرنس کے منتظمین اور مہمانوں کے ایک گروپ سے ملاقات میں "انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں میں اسلام کی جامعیت کے بیان اور فروغ" اور "مسلمانوں کے اتحاد کو مضبوط بنانے" کو امت اسلامیہ کے دو اہم فرائض کے طور پر قرار دیا اور تاکید کی: اسلامی اتحاد ایک اصولی معاملہ ہے، اور قرآنی فرض ہے۔ ایک نئی اسلامی تہذیب کی تشکیل کے بلند مقصد کا حصول شیعہ اور سنی اسلام کے اتحاد کے بغیر ناممکن ہے۔

آیت اللہ خامنہ ای نے ایرانی قوم اور امت اسلامیہ کے تمام ارکان اور دنیا کے آزاد مفکرین کو ان دو یوم ولادت کی مبارکباد پیش کرتے ہوئے خاتم الانبیاء کی ولادت باسعادت کو ایک انتہائی اہم واقعہ اور انسانی زندگی میں الہی نعمتوں کے ایک نئے دور کا آغاز قرار دیا اور مزید فرمایا: اللہ تعالیٰ نے پیغمبرؐ کو انسانی فلاح کے کامل منصوبے کا اعلان کر کے، اس منصوبے کو عملی جامہ پہنانے اور اپنے پیروکاروں سے اس کا تقاضا کرنے کا حکم دیا، لہٰذا مومنین کو ہر دور میں اپنے فرائض کو جاننا اور ادا کرنا چاہیے۔

انہوں نے "اسلام کی جامعیت کے حق کی تکمیل" اور "اتحاد مسلمین" کو آج کے دور میں امت اسلامیہ کے دو اہم ترین فرائض میں شمار کیا اور اولین فریضہ کی وضاحت کے لیے فرمایا: سیاسی اور مادی طاقتیں طویل عرصے سے اسلام کو ایک ناقص دین پیش کرنے پر اصرار کر رہی ہیں کہ اسلام انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کے لیے ایک جامع مذہب نہیں ہے، بلکہ صرف ایک انفرادی عمل اور قلبی عقیدے سے متعلق مذہب ہے، اور مصنفین اور دانشوروں کے ذریعے تھیوری بنوا کر اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اسلام نہ تو کوئی فکری ہدایت کا حامل ہے اور نہ ہی اہم امور پر عملی رہنما، "تہذیبوں کی تعمیر اور معاشرے کا نظم و نسق"، "معیشت اور طاقت اور دولت کی تقسیم"، "جنگ اور امن"، "ملکی اور خارجہ پالیسی"، "عدل و انصاف کا قیام اور ظالموں اور اشرار سے نمٹنا" جیسے مسائل۔
اس بات پر تاکید کرتے ہوئے کہ اسلامی نصوص واضح طور پر اسلام کی اس طرح کے تشریح کو مسترد کرتی ہیں، رہبر معظم انقلاب اسلامی نے اسلام کے حق کی تکمیل کو اس اہم حقیقت کی وضاحت اور فروغ پر منحصر قرار دیا اور فرمایا: اسلام کے میدان عمل اور مداخلت میں انسانی زندگی کے تمام دائرہ کار اور پہلو شامل ہیں جو دل کی گہرائیوں اور عبادتوں سے لے کر سیاسی، معاشی، معاشرتی، سلامتی اور بین الاقوامی مسائل تک ہیں اور جو کوئی اس مفہوم کا انکار کرے اس نے یقیناً قرآن کریم کی بے شمار ہدایات اور آیات کی طرف توجہ نہیں کیہ

آیت اللہ خامنہ ای نے سماجی مسائل پر اسلام کی تاکید اور تہذیبوں کی تعمیر کے اہم کام کو حکومت کے مسئلے کے ساتھ اسلام کی وابستگی کی علامت قرار دیا اور فرمایا: حکومت کے مسئلے پر غور کیے بغیر اور امام کی تقرری کے بغیر اسلام میں سماجی نظم کا مطالبہ ممکن نہیں ہے۔ قرآن میں انبیاء کا ذکر امام یعنی رہبر اور معاشروں کے راہنما کے طور پر کیا گیا ہے۔

انہوں نے اسلام کی جامعیت کے تمام پہلوؤں کی وضاحت کو عالم اسلام کے علماء، دانشوروں، محققین اور مسالک کا فریضہ قرار دیا۔ اس کے بعد انہوں نے مزید کہا: یقیناً اسلامی جمہوریہ ایران کے پاس اس سلسلے میں ایک بھاری ذمہ داری ہے اور اس ملک کے حکام بالخصوص ثقافتی حکام کو اپنا فرض ادا کرنا چاہیے۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے اپنی تقریر کے ایک اور حصے میں "مسلمانوں کے اتحاد" کے اہم مسئلے پر تاکید کی اور اسلامی اتحاد کے میدان میں کئی ممتاز شخصیات کی تعریف کی، جیسے مرحوم تسخیری، مرحوم واعظ زادہ، شہید شیخ محمد رمضان البوطی، شہید سید محمد باقر حکیم، مرحوم شیخ احمد الزین اور مرحوم شیخ سعید شعبان۔

انہوں نے مسلمانوں کے اتحاد کو ایک یقینی فریضہ اور قرآنی حکم قرار دیتے ہوئے مزید کہا: "اسلامی اتحاد ایک اصولی معاملہ ہے، مخصوص حالات کے لیے کوئی حکمت عملی نہیں، اور یہ ہم آہنگی مسلمانوں کو غیر مسلم ممالک کے ساتھ زیادہ اعتماد کے ساتھ معاملات نمٹانے کے لیے مضبوط کرتی ہے۔ "

آیت اللہ خامنہ ای نے اتحاد کے مسئلہ پر بار بار تاکید کی وجہ مختلف اسلامی مکاتب فکر کے درمیان بے پناہ دوری اور دشمنوں کی جانب سے خلا کو بڑھانے کی سنجیدہ سازشوں کو قرار دیا اور فرمایا: "آج شیعہ اور سنی کے الفاظ امریکی سیاست میں داخل ہو گئے ہیں اگرچہ وہ اسلام کی اصل کے ہی خلاف ہیں۔"

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے عالم اسلام میں ہر جگہ فتنہ برپا کرنے کے لیے امریکہ اور اس کے کٹھ پتلیوں کی کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: افغانستان کی مساجد میں مسلمانوں اور نمازیوں کے خلاف حالیہ افسوسناک اور دل دہلا دینے والے دھماکے ان واقعات میں سے ہیں جنہیں داعش نے انجام دیا۔ اور امریکیوں نے واضح طور پر اعتراف کیا تھا کہ انہوں نے داعش کو بنایا ہے۔

انہوں نے اتحاد کے مسئلہ پر سالانہ جلسوں اور اجتماعات کو ناکافی سمجھا اور مزید کہا: اس میدان میں تبادل فکر، بیان، حوصلہ افزائی، منصوبہ بندی اور کاموں کی تقسیم کو مستقل طور پر انجام دیا جانا چاہیے، مثال کے طور پر افغانستان کے معاملے میں۔ آفات سے بچنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ ملک کے موجودہ معزز عہدیداران مراکز اور مساجد میں موجود رہیں یا سنی بھائیوں کو مشترکہ اجتماعات میں شرکت کی ترغیب دیں۔

آیت اللہ خامنہ ای نے ایک نئی اسلامی تہذیب کی تشکیل کے اہم ہدف کی پاسداری کو شیعہ اور سنی کے اتحاد کے بغیر ناممکن قرار دیا اور فرمایا: مسلمانوں کے اتحاد کا بنیادی محور مسئلہ فلسطین ہے اور فلسطینیوں کے حقوق کے احیاء کے لیے جتنی زیادہ کوششیں کی جائیں گی اسلامی اتحاد اتنا ہی مضبوط ہوگا۔

انہوں نے غاصب صیہونی حکومت کے ساتھ تعلقات کو معمول پر لانے کے لیے علاقے کی بعض حکومتوں کے اقدامات کو ایک بہت بڑا جرم اور خطا قرار دیتے ہوئے مزید کہا: ان حکومتوں کو اس طرز عمل اور اسلام دشمن اتحاد کے راستے کو ترک کرنا چاہیے اور اپنی بہت بڑی غلطی کی تلافی کرنی چاہیے۔ "

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے ایرانی عوام سے خطاب کے آخری حصے میں پیغمبر اسلام کی پیروی کو ان کی خدمت اور ان کو اپنا نمونہ عمل بنانے سے مشروط قرار دیا، خاص طور پر "صبر"، "عدل و انصاف" اور "اخلاق" کے تین مضامین میں اور کہا: صبر کا مطلب ہے استقامت اور گناہ کے خلاف مزاحمت اور فرائض کی انجام دہی میں کمزوری، نیز دشمن اور مختلف مصیبتوں کے خلاف مزاحمت۔

انہوں نے اس بات پر تاکید کی کہ آج ہمیں کسی بھی چیز سے زیادہ استحکام کی ضرورت ہے اور عہدیداروں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: ثابت قدمی اور مزاحمت کے ساتھ، دباؤ اور مسائل کو برداشت کرتے ہوئے راستے کو جاری رکھیں اور نہ رکیں۔

آیت اللہ خامنہ ای نے فرمایا کہ عدل و انصاف انبیاء کے مشن کا ایک اہم درمیانی ہدف ہے اور قرآن کریم دشمنوں کے بارے میں بھی عدل و انصاف کو ضروری سمجھتا ہے۔

انہوں نے اشارہ کیا: عدل و انصاف کے معاملے میں حکام اولین مخاطب ہوتے ہیں۔ تمام فیصلوں اور ضابطوں میں انصاف کے معاملے پر غور کیا جانا چاہیے اور جہاں ضروری ہو عدل و انصاف کو ضمیمہ کے طور پر میثاق بندی اور نفاذ کے لیے ملحوظ خاطر رکھا جانا چاہیے۔

رہبر معظم انقلاب نے تمام معاملات میں عدل و انصاف کی روش اختیار کرنے اور اسے جائیداد اور دولت کی تقسیم تک محدود نہ رکھنے پر تاکید کی اور سائبر اسپیس کی طرف مثال کے طور پر اشارہ کیا اور فرمایا: بعض اوقات سائبر اسپیس میں غیبت، ہتک عزت اور علم کے بغیر بات کرنا عدل و انصاف کے منافی ہوتا ہے۔ جو لوگ اس شعبے میں خدمات انجام دے رہے ہیں اور جو اس کے ذمہ دار ہیں دونوں کو ہوشیار رہنا چاہیے۔

انہوں نے مزید کہا: "ہمیں منصفانہ برتاؤ کرنا سیکھنا چاہیے، اور ایسے حالات میں بھی جن میں ہم کسی کی رائے سے متفق نہیں ہیں، ہمیں اپنے اختلاف کو بہتان، جھوٹ اور توہین سے خراب نہیں کرنا چاہیے۔"

"پیغمبرانہ اخلاق کی پیروی" وہ آخری نکتہ تھا جس کی طرف رہبر معظم انقلاب اسلامی نے اشارہ کیا اور فرمایا: اسلامی اخلاق سے مراد عاجزی، عفو و درگزر، ذاتی معاملات میں نرمی، احسان، اور جھوٹ، غیبت اور دوسرے مومنوں کے بارے میں شکوک و شبہات سے بچنے کو ایک ابدی ہدایت کے طور پر سمجھا جانا چاہئے۔

آیت اللہ خامنہ ای نے تاکید کی کہ ہم دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور اسلامی جمہوریہ کو عمل کے ساتھ ثابت کرنا چایئے اور ہمیں عملی طور پر پیغمبر اسلامؐ کی پیروی کرنی چاہیے۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی کے خطاب سے قبل صدر مملکت نے پیغمبر اکرم (ص) کے وجود کو انسانیت کے لئے سب سے بڑی نعمت اور تبدیلی کی اوج قرار دیا اور فرمایا: ہمارے انقلاب کے امام بھی پیغمبر اکرم (ص) کی اطاعت میں اور خدا اور لوگوں پر بھروسہ کرتے ہوئے اٹھے، اور آج انقلاب کے دوسرے مرحلے کی دستاویز ملک کے تمام حصوں میں ارتقاء کی رہنما اور لوگوں کی ضروریات کی جوابگو ہے۔

اپنی تقریر کے ایک اور حصے میں، صدر نے حکومت کے آغاز میں دو اہم مشکلات کے طور پر COVID-19 کے مسائل اور ضروری اشیا کی فراہمی کا ذکر کیا اور کہا: "آج، وسیع ویکسینیشن کے ساتھ، ایک بڑا قدم اٹھایا گیا ہے۔ لوگوں کی صحت کی حفاظت اور ضروری اشیا کی فراہمی کے ذریعے اس حوالے سے لوگوں کے خدشات کو دور کیا گیا ہے۔

حجۃ الاسلام والمسلمین رئیسی نے ملک کی خارجہ پالیسی کو دنیا بالخصوص پڑوسی ممالک کے ساتھ وسیع تعامل بیان کیا اور اس بات پر تاکید کرتے ہوئے کہ ملک کی معیشت کو مذاکرات اور اس جیسی چیزوں سے نہیں باندھا جائے گا، مزید کہا: ہم اس پر جس کا ہم نے وعدہ کیا ہے پابند ہیں، لیکن امریکہ اور یورپی ممالک فیصلہ سازی کے بحران میں ہیں۔